۱۵۱واں باب

[ربیع الاوّل ۴ ہجری]

مالک الملک کا بنو نضیر کی جلاوطنی پر بیانیہ

۱۱۱: سُوۡرَةُ الۡحَشۡر [۵۹ – ۲۸: قد سمع اللّٰہ]

۲۹۲ مدینے سے یہود کی جلاوطنی

۲۹۳ بنو نضیر کے متروکہ اموال کا استعمال

۲۹۴ مسلم معاشرے میں دولت کی تقسیم

۲۹۴ رسول اللہ ﷺ کی غیر مشروط اطاعت

۲۹۵ انصار کی عالی ظرفی اور ایثار

۲۹۶ حاملینِ کتاب بھی کافر ہو سکتے ہیں

۲۹۷ خود احتسابی کی دعوت

۲۹۷ اسمائے حسنہ

۲۹۹ مدینے سے یہود کی جلاوطنی

۳۰۲ کلمہ گو منافقین اہلِ کتاب اور مشرکین کے دوست ہیں

۱۵۱واں باب

مالک الملک کا بنو نضیر کی جلاوطنی پر بیانیہ

سُوْرَۃُ الْحَشْر [نزولی ترتیب پر ۱۰۱ویں، مصحف میں ۵۹ویں، ۲۸ویں پارے قد سمع اللہ میں]

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سُوْرَۃُ الْحَشْر کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ غزوہ بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس طرح سورہ انفال غزوہ بدر کے بارے میں نازل ہوئی (متفق علیہ)۔ اس ہی بنیاد پر سعید بن جبیرؒ نے اِسے سورۃ النَّضِیْر کہا ہے۔ دوسرے رکوع کے مضامین تو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ رکوع تو بنو نضیر کے اخراج سے قبل، مدینہ چھوڑ کر نکل جانے کے لیے اُن کو دیے گئے چند روز کے نوٹس پیریڈ [Notice period] میں نازل ہوا ہوگا (واللہ اعلم)۔

قرآن مجید کے وہ اجزا جو کسی واقعے کے بعد اُس سے متعلق نازل ہوئے ہیں وہ عام طور پر درجِ ذیل تمام موضوعات کا یا اِن میں سے چند کا احاطہ کرتے ہیں:

۱. واقعے کے پسِ پردہ اللہ کا ارادہ اور فیصلہ جو واقعے میں شریک لوگوں پر واضح نہیں ہوتا۔
۲. اُس واقعے کے نتیجے میں سر اُٹھانے والے ایشوز/امور سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ہدایت جو قیامت تک کے لیے ایک قانونی نظیر قرار پاتی ہے
۳. شرکائے واقعہ کے قابلِ تحسین و قابلِ مذمت روّیوں کا بیان تاکہ آئندہ اُن کی پیروی کی جائے یا احتراز۔
۴. اہلِ ایمان کی جذباتی بالیدگی، تربیت، تزکیے اور عبرت کے لیے وافر غذا کی فراہمی۔
۵. معرکہ حق و باطل میں اور زمین پر جاری اللہ کی غیر متبدل سنّت کا بیان

اب ہم اِن عنونات کے تحت سُوْرَۃُ الْحَشْر کا مطالعہ کرتے ہیں

اللہ کا ارادہ اور فیصلہ

❶ مدینے سے یہود کی جلاوطنی

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ

وَ قَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الرُّعۡبَ یُخۡرِبُوۡنَ بُیُوۡتَہُمۡ بِاَیۡدِیۡہِمۡ وَ اَیۡدِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ٭ فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ ﴿۲﴾ سُوۡرَۃُ الۡحَشۡر وہی بزرگ و برتر ہے جس نے کتاب کے علم بردار کافروں کو تمھارے پہلے ہی ہلّے میں ان کی بستیوں سے نکال باہر کیا، تم نے تو سوچا تک نہ تھا کہ وہ نکالے جا سکیں گے، اور انھیں تو یہی گمان تھا کہ ان کی فصیلوں والی بستی [walled city] انھیں اللہ کی گرفت سے بچالے گی۔ مگر اللہ اُن پر اُس پہلو سے وارد ہوا جس کی طرف اُن کا ہر گز خیال ہی نہ گیا تھا۔ اُس نے اُن کے دلوں میں تمھارا زبردست رعب ڈال دیا۔ وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے گھروں کو برباد کر رہے تھے اور اہلِ ایمان کے ہاتھوں۔ پس اے اہلِ نظر عبرت پکڑو! ○

آپ غزوے کا پورا واقعہ پچھلے باب میں مطالعہ کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ یہ ہماری کارگزاری تھی کہ ہم نے اُن کے دلوں میں تمھارا رعب ڈال دیا۔ وہ عددی لحاظ سے نہ کم تھے اور نہ اسلحہ میں اہلِ ایمان اُن کا مقابلہ کر سکتے تھے، عرب روایات کے مطابق انھیں باہر نکل کر مقابلہ کرنا چاہیے تھا۔ اُن کے پاس طویل عرصے کے لیے سامان زندگی موجود تھا، فصیلوں کو توڑ کر اندر جانا ممکن نہیں تھا، وہ محصور رہ کر بھی محاصرین کو تھکا سکتے تھے۔ وہ کیا چیز تھی کہ جس نے صدیوں سے قلعوں میں محفوظ بستیوں کے باسیوں کو چند روز میں جلا وطن ہونے پر مجبور کر دیا؟ یہ اللہ کا فیصلہ تھا وہ اُن کے دلوں پر حملہ آور ہوا اور انھیں کم ہمت اور سرنگوں کر دیا۔

واقعے کے نتیجے میں سر اُٹھانے والے ایشوز پر اللہ کا حکم

2 بنو نضیر کے متروکہ اموال کا استعمال

وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مِنۡہُمۡ فَمَاۤ اَوۡجَفۡتُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ خَیۡلٍ وَّ لَا رِکَابٍ وَّ لٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۶﴾ سُوۡرَۃُ الۡحَشۡر اور جو بھی مال اللہ نے ان بستیوں کے باسیوں سے نکال کر اپنے رسول کے قبضے میں دے دیا۔ وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے ہوں۔، بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○

اللہ کا فیصلہ آ گیا کہ بغیر قتال کے اور بغیر اونٹ اور گھوڑے دوڑائے جو مال اور جائدادیں حاصل ہوئیں وہ محاصرہ کرنے والوں میں بطور غنیمت تقسیم نہیں ہوں گی۔ یہ مال اور حاصل وسائل غنیمت نہیں بلکہ "فے"

کہلائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے اِن کی تقسیم کا طریقہ مقرر کر دیا اور آج اگر کہیں بھی اسلامی معاشرہ دوبارہ ظہور پذیر ہوتا ہے تو اِس طور حاصل ہونے والے تمام وسائل غریب اور مستحق اہلِ ایمان کی فلاح و بہبود پر خرچ کیے جائیں گے۔ بلاشبہ اس خرچ کو اہلِ ایمان تک محدود کرنے پر مذہب کو ایک ذاتی معاملہ قرر دینے والے ناک بھوں چڑھائیں گے، لیکن اسلام، اہلِ ایمان اور کفار میں ایک منصفانہ فرق کرتا ہے اور زمین پر حکومت کا حق صرف اللہ کے ماننے والوں کو دیتا ہے۔

❷ مسلم معاشرے میں دولت کی تقسیم

كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ (سُوْرَۃُ الْحَشْر) یہ اس لیے کہ وہ صرف تمھارے دولت مند مالداروں ہی کے درمیان محدود نہ رہے۔

اللہ، رب العالمین نے بنو نضیر کی چھوڑی ہوئی زمینوں اور زرعی وسائل پر مشتمل فے کی تقسیم کے بارے میں احکام دیتے ہوئے دولت کی معاشرے میں پسندیدہ گردش کے بارے میں بھی ایک اصول بیان فرمادیا، وہ یہ کہ دولت کا ایک طبقے میں ارتکاز نہیں ہونا چاہیے کہ وہ صرف دولت مندوں ہی کے درمیان رہے، جس کے نتیجے میں امیر، امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتا جاتا ہے، جب کہ اللہ یہ چاہتا ہے کہ دولت امیروں کی جانب سے غریبوں کی طرف گردش کرتی رہے تاکہ معاشرے میں ایک حد سے زیادہ عدم مساوات نہ ہونے پائے۔اِس مقصد کے حصول کے لیے اسلام نے درجِ ذیل اہتمامات کیے

- سود حرام کیا گیا، جو ارتکازِ دولت کا بنیادی سبب ہے
- زائد از نصاب سرمائے، مواشی، اموالِ تجارت اور زرعی پیداوار پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے
- اموالِ غنیمت میں خُمس نکالنے کا حکم دیا گیا
- زکوٰۃ اور لازمی صدقات کے علاوہ بھی نفلی صدقات کی فضیلت بیان کی گئی
- گناہوں اور مراعات کے کفاروں میں انفاق کو فرض کیا تاکہ دولت امیروں سے غریب طبقات کی طرف منتقل ہوتی رہے
- امیر شخص کے مرنے پر اُس کی چھوڑی ہوئی دولت کو وسیع دائرے میں پھیلایا
- اخلاقی تعلیمات میں کنجوسی کو گناہ اور عیب گردانا
- فیاضی کو پسندیدہ مسلمانوں کی صفت قرار دیا
- امیروں کو یہ باور کرایا کہ ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور غریبوں کا حق ہے جو تمھیں لوٹانا چاہیے نہ کہ اُسے کوئی غیر لازمی اور اضافی نیکی سمجھ کر۔

❷ رسول اللہ ﷺ کی غیر مشروط اطاعت

...... وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۷ سُوْرَةُ الْحَشْر رسول جو کچھ دے تم اُسے پکڑلو، اور جس بھی چیز سے وہ تم کو روک دے تم اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے ○

بنو نضیر سے حاصل ہونے والی فے کی تقسیم کے بارے میں پہلا یہ اصول بیان کیا گیا کہ یہ محاصرہ کرنے والے تمام مسلمانوں میں تقسیم نہیں ہوگی بلکہ یہ اللہ اور اُس کے رسول کے سپرد ہیں۔ پھر یہ جب رسول اللہ کی جانب سے یہ بات سامنے آئی کہ اسلام کی خاطر مکہ سے خالی ہاتھ آنے والے بے خانماں مہاجرین میں اس کو تقسیم کیا جائے، تو منافقین کے دلوں میں اپنے ٹیڑھے دماغوں سے حاصل اپنی افتادِ طبع کی بنا پر یہ نادر خیال آیا کہ ہمارے علاقے کی زمینیں اِن غیر ملکیوں کو کیوں دی جارہی ہیں؟ اللہ رب العالمین کی جانب سے کہا گیا کہ بس اب اصول یہ ہے کہ بلا کسی حیل وحجت کے جو کچھ رسول تمھیں دین وہ لے لو اور جس سے منع فرمادیں اُس سے رک جاؤ۔ یہ غزوہ بنو نضیر کی برکت سے اہلِ ایمان کے درمیان تنازعات کو طے کرنے کا قیامت تک کے لیے ایک اصول متعین ہوگیا کہ جو اور جتنا کچھ سنّتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو جائے وہ لازمی تسلیم کرنا ہے اور جس سے سنّتِ رسول اللہ ﷺ رُک جانے کا مطالبہ کرے، اُس سے رک جانا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی جانب سے حاصل اپنے اس اختیار خصوصی کے تحت سارے مال کو مہاجرین اوّلین پر تقسیم کردیا۔ البتہ دو انصاری صحابہ، یعنی ابو دجانہ اور سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہما کو جنھوں نے غزوہ احد میں مشرکین کے چھکّے چھڑا دیے تھے اور مالی طور پر کمزور بھی تھے اس مالِ فے میں سے مناسب طور پر عطا فرمایا۔ اپنے لیے مخصوص زرعی اراضی کی آمدنی سے آپ اپنی ازواج مطہرات کا سال بھر کا خرچہ بھی نکالتے تھے اور پھر جو کچھ بچتا تھا اسے جہاد کی تیاری کے لیے ہتھیار اور گھوڑوں کی فراہمی میں صرف فرمادیتے تھے۔

قابلِ تحسین و قابلِ مذمت روّیے

❸ انصار کی عالی ظرفی اور ایثار

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹ سُوْرَةُ الْحَشْر اُن ایمان لانے والوں کے لیے بھی ہے جو اِن کی آمد

سے قبل ہی اِس گھر میں رہائش پذیر تھے۔ یہ لوگ ہجرت کر کے اُن کی طرف آنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ اوراِس میں سے جتنا کچھ بھی ان کو دے دیا جائے اُس کے پا جانے کی تمنا بھی یہ اپنے دلوں میں نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنے اوپر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ کہ خود ضرورت مند ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ شحِّ نفس سے بچالیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔ سلام قبول کر لینے والے یثرب کے قدیم باشندوں، انصار نے اللہ اور رُس کے رسول کی مدد کرنے میں جو مثال قایم کی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ مہاجرین کے مکہ سے مدینہ پہنچنے پر مواخات کے تحت اپنے دینی بھائیوں کے حق میں آدھی جائیدادوں سے دست بردار ہو گئے تھے۔ اب جب بنو نضیر کا بڑا علاقہ بمع زرعی زمینوں اور کھجور کے باغات کے فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تمھارے اور مہاجرین کے درمیان جائیدادوں کی تقسیم کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ تمھارے اور یہودیوں کے چھوڑے ہوئے کھجور اور انگور کے باغات کو ملا کر ایک کر دیا جائے اور پھر ان سب کو تمھارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دیا جائے اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ تم اپنی زمینیں اپنے پاس رکھو اور یہ متروکہ اراضی مہاجرین میں بانٹ دی جائیں۔ انصارؓ نے عرض کیا یہ جائیدادیں آپ ان میں بانٹ دیں، اور ہماری جائیدادوں میں سے بھی جو کچھ آپ چاہیں ان کو دے سکتے ہیں۔ اس طرح انصار کی رضامندی سے یہودیوں کے چھوڑے ہوئے اموال مہاجرین ہی میں تقسیم کیے گئے سوائے کچھ اراضی کے جو انصار کے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اور سہیل رضی اللہ عنہ کو عطا کی گئیں۔ انصار کا یہ ایثار و قربانی و اخلاص کا وہ روّیہ تھا جس کی مذکورہ آیہ مبارکہ ﴿۹﴾ میں تحسین فرمائی گئ ہے جس کی تا قیامت تلاوت کی جاتی ہے۔ مخلصین کی مزید تحسین اور منافقین کی جو مذمت ہے وہ گزشتہ صفحات میں ترجمے کے بعد مفہوم سے، مناسب طور پر عیاں ہے۔

اللہ کی غیر متبدل سنّت کا بیان

5 حاملینِ کتاب بھی کافر ہو سکتے ہیں

هُوَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ مِنۡ دِیَارِهِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕ...﴿۲﴾ وہی بزرگ و برتر ہے جس نے کتاب کے علم بردار کافروں کو تمھارے پہلے ہی ہلّے میں ان کی بستیوں سے نکال باہر کیا۔ یہ اِس بات کی وضاحت ہے کہ زبان سے اللہ پر، اُس کے رسول پر اور اُس کی بھیجی ہوئی کتاب پر ایمان کا اعلان اللہ کے نزدیک اعلان کرنے والے کو اللہ کے نزدیک مومنِ مطلوب نہیں بنا دیتا، کتاب کے حاملین بھی اپنے اعمال اور فاسد عقائد کی بنیاد پر کافر ہو سکتے ہیں، اللہ انھیں پہچانتا ہے چاہے دنیا میں انھیں قانونی طور پر کافر نہ کہا جا سکے۔

4 خود احتسابی کی دعوت

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ سُوْرَةُ الْحَشْر اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو۔ اور چاہیے کہ ہر انسان یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا تیاری کی ہے اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمھارے اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو ○

اِس آیت سے سورہ مبارکہ کا تیسرا اور آخری رکوع شروع ہو رہا ہے۔ پچھلے رکوع میں یہود کا اجمالی اور منافقین کا نسبتاً زیادہ تذکرہ رہا ہے، اب یہاں سے اِن کلمہ گو نام نہاد مسلمانوں یعنی منافقین کو بڑے سوز کے ساتھ نصیحت کی جا رہی ہے کہ وہ اپنی حالت پر غور کریں، خود اپنا احتساب کریں کہ انھوں نے آنے والی کل (آخرت) کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ کہا جا رہا ہے کہ خود فریبی سے باز آ جاؤ اللہ کو سب خبر ہے! تمھارا نفس خود تمھیں دھوکہ دے سکتا ہے، خود تم اپنی باتوں اور ریاکارانہ عبادت اور ظاہری وضع قطع اور شکل و صورت سے دنیا کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتے، اللہ تمھاری نیتوں اور خیالات سے باخبر ہے جو تم رکھتے ہو۔

آج جب مسلم معاشروں میں نفاق کی بیماری ہوا اور پانی کی مانند عام ہو گئی ہے، اس بات کی ضرورت ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کے داعی تمام کلمہ پڑھنے والے لوگوں کو، اُن کو جو قیامت کے دن اللہ کے حضور حاضری کا یقین رکھتے ہیں، محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ کا رسول اور قرآن کو اللہ کی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ یہ دعوت دیں کہ اپنی زندگیوں کو نفاق سے پاک کریں اور ہر ایک اپنا حساب کرے کہ اُس نے کل کے لیے کیا تیاری کی ہے؟

4 اسمائے حسنہ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، یکسر پاک، سراپا سلامتی، امن دہندہ، نگران و نگہبان، وہی لائق عبادت و فرماں برداری، ایک اکیلا اللہ ہے، جس کے سوا کوئی دوسرا الٰہ نہیں، کائنات کے تمام کھلے اور چھپے امور کا سینوں میں اُٹھنے والے خیالات کا اور انسانی گروہوں کے رازوں کا اور [بقیہ بحث صفحہ ۳۰۲ پر دیکھیے]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ
وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ
اَخۡرَجَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ
مِنۡ دِیَارِہِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕ مَا ظَنَنۡتُمۡ
اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّہُمۡ مَّانِعَتُہُمۡ
حُصُوۡنُہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ فَاَتٰىہُمُ اللّٰہُ مِنۡ
حَیۡثُ لَمۡ یَحۡتَسِبُوۡا ٭ وَ قَذَفَ فِیۡ
قُلُوۡبِہِمُ الرُّعۡبَ یُخۡرِبُوۡنَ بُیُوۡتَہُمۡ
بِاَیۡدِیۡہِمۡ وَ اَیۡدِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ٭
فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ ﴿۲﴾ وَ لَوۡ لَاۤ
اَنۡ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمُ الۡجَلَآءَ لَعَذَّبَہُمۡ
فِی الدُّنۡیَا ؕ وَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابُ
النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ شَآقُّوا اللّٰہَ وَ
رَسُوۡلَہٗ ۚ وَ مَنۡ یُّشَآقِّ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ
شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۴﴾ مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ
لِّیۡنَۃٍ اَوۡ تَرَکۡتُمُوۡہَا قَآئِمَۃً عَلٰۤی اُصُوۡلِہَا
فَبِاِذۡنِ اللّٰہِ وَ لِیُخۡزِیَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۵﴾
وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مِنۡہُمۡ فَمَاۤ
اَوۡجَفۡتُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ خَیۡلٍ وَّ لَا رِکَابٍ وَّ
لٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ ؕ
وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۶﴾

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ ہی کی تسبیح بیان کرتی ہے، اور وہی غالب اور بڑی ہی دانائی والا ہے ○ وہی ہے جس نے کتاب کے علم بردار کافروں کو تمھارے پہلے ہی ہلّے میں ان کی بستیوں سے نکال باہر کیا، تم نے تو سوچا تک نہ تھا کہ وہ نکالے جا سکیں گے، اور انھیں تو یہی گمان تھا کہ ان کی فصیلوں والی بستی [walled city] انھیں اللہ کی گرفت سے بچا لے گی۔ مگر اللہ اُن پر اُس پہلو سے وارد ہوا جس کی طرف اُن کا ہر گز خیال ہی نہ گیا تھا۔ اُس نے اُن کے دلوں میں تمھارا زبردست رعب ڈال دیا۔ وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے گھروں کو برباد کر رہے تھے اور اہلِ ایمان کے ہاتھوں۔ پس اے اہلِ نظر عبرت پکڑو! ○ اگر اللہ نے ان کے لیے جلا وطنی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ دنیا ہی میں انھیں عذاب دے ڈالتا۔ اور دوزخ کا عذاب آخرت میں ان کے لیے ہے ○ یہ سب اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی، اور جو بھی اللہ کا مقابلہ کرے گا اللہ اس کو سخت سزا دینے والا ہے ○ تم لوگوں نے جو کھجوروں کے درخت کاٹ ڈالے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ سب اللہ ہی کے حکم سے تھا۔ اور اللہ نے یہ حکم اس لیے دیا تا کہ فاسقوں کو رسوا کرے ○ اور جو بھی مال اللہ نے ان بستیوں کے باسیوں سے نکال کر اپنے رسول کے قبضے میں دے دیا۔ وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے ہوں۔ بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ ہی کی تسبیح بیان کرتی ہے، اور اے محمدؐ کے ساتھیو، مدینے کے باسیو! تمھاری خوش گوار حیرت بجا ہے کہ کس آسانی سے مدت ہائے دراز سے بسے بسائے، خوش حال اور طاقت ور یہودی قبیلے، بنو نضیر کی تمام آبادی کو تم نے جڑ سے اکھاڑ پھینکا در حقیقت وہی بزرگ و برتر ہے جس نے اِن کتاب کے علم بردار کافروں کو تمھارے پہلے ہی ہلّے میں ان کی بستیوں سے ہمیشہ کے لیے نکال باہر کیا تم نے تو سوچا تک نہ تھا کہ وہ اِس آسانی سے نکالے جا سکیں گے، اور انھیں تو یقین کی حد تک یہی گمان تھا کہ ان کی فصیلوں والی بستی [walled city] انھیں اُس اللہ کی گرفت سے بچالے گی جس سے وہ اپنے زعمِ باطل اور من گھڑت عقائد و افکار کے بل بوتے پر برسرِ جنگ تھے۔ مگر اللہ اُن پر اُس پہلو سے وارد ہوا جس کی طرف اُن کا ہرگز کوئی خیال ہی نہ گیا تھا۔ اُس نے براہِ راست اُن کے دلوں میں خیالات کے سوتوں پر حملہ کیا اور اُن میں تمھارا زبردست رعب ڈال دیا۔ چناں چہ وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے گھروں کی تعمیر کردہ اور آراستہ کردہ بلڈنگوں کو برباد کر رہے تھے اور اہلِ ایمان کے ہاتھوں بھی اُن کی فصیلوں کی بربادی ہو رہی تھی، پس دیدہ بینا رکھنے والو! اے اہلِ نظر اللہ سے جنگ کرنے والوں کے انجام سے عبرت پکڑو ○ اگر اللہ نے مقدر میں ان کے لیے جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ دنیا ہی میں انھیں اس سے شدید تر عذاب دے ڈالتا۔ اور آتشِ دوزخ کا عذاب تو آخرت میں ان کے لیے تیار ہے ہی۔ یہ سب ذلت و رسوائی اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی، باوجود اللہ کے رسول محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ایک سچے رسول کے طور پر پہچاننے کے انھیں قتل کرنے کے درپے ہوئے۔ اور جو بھی اللہ کا مقابلہ کرے گا اللہ اس کو سخت سزا دینے والا ہے۔ اے اہلِ ایمان، تم لوگوں نے اِن پر حملہ کرنے اور پست ہمت کرنے کے لیے فصیل سے باہر اِن کے باغات کے جو کھجوروں کے درخت کاٹ ڈالے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، بہت ہی خوب کیا، یہ ہرگز فساد فی الارض نہیں تھا، یہ سب اللہ ہی کے حکم سے تھا۔ اور اللہ نے یہ حکم اس لیے دیا تاکہ ڈھٹائی کے ساتھ بدعہدی پر آمادہ فاسقوں کو رسوا کرے ○ اور منافقین کی نظریں یہود کے چھوڑے ہوئے مال پر ہیں، پس جان لیا جائے کہ جو بھی مال و متاع اور باغات و جائدادیں اللہ نے جلاوطن ہو جانے والے ان بستیوں کے باسیوں کے قبضے سے نکال کر اپنے رسول کے قبضے میں دے دیا۔ وہ ایسے مال نہیں ہیں جن کو حاصل کرنے کے لیے اُن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑا کر کوئی جدوجہد کی ہو۔ بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس مال پر چاہتا ہے غالب و متصرف کر دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ
الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِى الْقُرْبٰى
وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ
كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ
مِنْكُمْ ؕ وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ
وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ
﴿۸﴾ وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ
لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ
اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ
كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۛؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ
نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ وَ
الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ
قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ۱۶

جو کچھ بھی اللہ ان بستیوں والوں کی طرف سے اپنے رسول کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسول اور رشتہ داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ صرف تمھارے مالداروں ہی کے درمیان محدود نہ رہے۔ رسول جو کچھ دے تم اُسے پکڑ لو، اور جس بھی چیز سے وہ تم کو روک دے تم اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے ○ اب سنو، کہ وہ مال اُن غریب مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنی املاک سے بے دخل کر دیے گے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا فضل اور اُس کی رضا مندی کے ہر آن طلب گار رہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد و حمایت کرتے رہتے ہیں۔ یہی دراصل صدق وراستی کے علم بردار ہیں ○ اُن ایمان لانے والوں کے لیے بھی ہے جو اِن کی آمد سے قبل ہی اِس گھر میں رہائش پذیر تھے۔ یہ لوگ ہجرت کر کے اُن کی طرف آنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور اِس میں سے جتنا کچھ بھی ان کو دے دیا جائے اُس کے پا جانے کی تمنا بھی یہ اپنے دلوں میں نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنے اوپر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ کہ خود ضرورت مند ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ شحِّ نفس سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں ○ اور، جو ان کے بعد آئیں گے اور کہیں گے کہ "اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ایمان لانے میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی بغض و کینہ نہ پیدا ہو، اے ہمارے رب، بے شک تو بڑا شفیق ورحیم ہے ○ ۱۶

جو کچھ بھی مال و جائدادیں اللہ بغیر طاقت کے استعمال اور لڑے بھڑے مفتوحہ بستیوں والوں کی طرف سے اپنے رسول کی طرف پلٹادے وہ اللہ اور رسول اور رشتہ داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ اہلِ ضرورت میں مال کو اس طرح تقسیم کردے کہ مال صرف تمھارے مالداروں ہی کے درمیان محدود نہ رہے۔اِن متروکہ جائدادوں کی کیا حیثیت ہے، رسول کی تو یہ اتھارٹی ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں جو کچھ حکم یا اجازت دے تم اُسے دانتوں سے پکڑلو، اور جس بھی چیز یا کام سے وہ تم کو روک دے تم اس سے رک جاؤ۔ رسول کی نافرمانی بڑا گناہ ہے، اللہ سے ڈرو، اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ○ اب سنو، کہ وہ بنو نضیر کا ہاتھ آیا متروکہ مال اُن غریب الدیار، مکہ سے آئے ہوئے مہاجرین کے لیے ہے جو اسلام کی راہ میں اپنے گھروں اور اپنی املاک سے بے دخل کردیے گئے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا فضل اور اُس کی رضامندی کے ہر آن طلب گار رہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد و حمایت کرتے رہتے ہیں۔ یہی دراصل صدق و راستی کے عَلم بردار ہیں ○ اور بنو نضیر کے یہود کا چھوڑا ہوا مال یثرب میں محمدؐ کی دعوت پر، اُن ایمان لانے والے ضرورت مند مقامی باشندوں کے لیے بھی ہے جو اِن مہاجرین کی آمد سے قبل ہی اِس گھر یعنی شہرِ مدینہ میں رہائش پذیر تھے۔ اِس مال پر لالچ سے نظریں جمائے منافقینِ یثرب کے برخلاف یہ لوگ [انصار] ہجرت کرکے اُن [انصار] کی طرف آنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور یہود کے اِس متروکہ مال میں سے جتنا کچھ بھی اِن مہاجرین کو دے دیا جائے نہ اُس پر حسد کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے پاجانے کی کوئی رتّی برابر تمنا بھی یہ اپنے دلوں میں کرتے ہیں بلکہ اپنے اوپر ان مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ کہ خود مالی امداد کے ضرورت مند ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ شحِ نفس [یا خود غرضی یا دل کی تنگی] سے بچا لیے گئے وہی آخرت میں فلاح پانے والے ہیں ○ اور یہ مال اُن کے لیے بھی ہے، جو ان کے بعد آئیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ایمان لانے میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی بغض و کینہ نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے رب، بے شک تو بڑا شفیق و رحیم ہے [۳۷] ○ ۱۰

[۳۷] پہلا رکوع اختتام پذیر ہوا۔اِن آیات کے نازل ہونے والے زمانے سے آیات مبارکہ کا جو ربط و تعلق ہے اور جو بہت واضح معانی اور ضروری مفہوم ہے وہ مختصراً پیش کردیا گیا ہے، لیکن جس طرح دورِ صحابہ میں اور بعد میں سلف صالحین اور فقہا نے ان آیات سے فے کی تقسیم پر تدبر کیا اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو کماحقہ سمجھنے کی کوشش کی اُس کی تفصیل اس کتاب کے محدود دائرہ تفسیر و تشریح سے باہر ہے، جو قارئین مزید سمجھنا چاہیں انھیں تفہیم القرآن کی جلد پنجم سے اس سورہ کے حاشیہ نمبر ۲۰ اور ۲۱ کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

[اگلی سطور صفحہ ۲۹۷ کی بحث کا تسلسل ہیں]

سینوں میں اُٹھنے والے خیالات کا اور انسانی گروہوں کے رازوں سے لے کر موسموں، سیّاروں اور حیوانات و جمادات و نباتات سب کے تمام ماضی، حال و مستقبل کے رموز کا جاننے والا، انتہائی مہربان، سدا رحم کرنے والا، ایک اکیلا، یکتا و تنہا اللہ۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، اِس عیب سے کہ اُس کی ذات و صفات و حقوق میں کوئی دوسرا شریک [پارٹنر] ہو، یکسر پاک ہے، سر آپا سلامتی، امن دہندہ، نگران و نگہبان، زبردست، حکیم جبّار، بلند و بالا، ، پاک ہے اللہ ان تہمتوں اور شریکوں سے جو بھی گم راہ شرک کرتے ہوئے اُس پر تھوپتے ہیں۔ وہی ہے اللہ ہر تخلیق اور کام کا ڈیزائن اور نقشہ کار تیار کرنے والا، پھر اُس کو نافذ کرنے والا، پھر اپنی تخلیق کی اپنی مرضی سے صورت گری کرنے والا، کائنات کے سارے امور کو انجام دینے کے لیے انتہائی زبردست اور دانائی میں کامل حکیم ہے۔ اُسی کے لیے یہ اور بے شمار نہایت اچھے نام ہیں، آسمانوں اور زمین میں موجود خواہ کوئی چیز ہو بہ زبانِ حال و قال اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ○

5 کلمہ گو منافقین، اہلِ کتاب اور مشرکین کے دوست ہوتے ہیں

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ لِاِخۡوَانِهِمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَئِنۡ اُخۡرِجۡتُمۡ لَنَخۡرُجَنَّ مَعَكُمۡ وَلَا نُطِيۡعُ فِيۡكُمۡ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنۡ قُوۡتِلۡتُمۡ لَنَنۡصُرَنَّكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنۡ اُخۡرِجُوۡا لَا يَخۡرُجُوۡنَ مَعَهُمۡ ۚ وَلَئِنۡ قُوۡتِلُوۡا لَا يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ ۚ وَلَئِنۡ نَّصَرُوۡهُمۡ لَيُوَلُّنَّ الۡاَدۡبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے کھلی منافقت کی ہوئی ہے؟ یہ اہل کتاب میں سے اپنے بھائیوں سے جنھوں نے کفر کیا ہے کہتے ہیں کہ، اگر تمھیں نکالا گیا تو ہم بھی ضرور بالضرور تمھارے ساتھ نکل جائیں گے، تمھارے معاملہ میں ہم کسی کی بھی بات نہیں مانیں گے، اور تم سے قتال کیا گیا تو ہم تمھاری ضرور مدد کریں گے۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ نِرے جھوٹے ہیں ○ اگر یہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہر گز نہ نکلیں گے، اور اُن سے قتال کیا گیا تو یہ اُن کی ہر گز مدد نہ کریں گے اور اگر یہ ان کی مدد کریں گے بھی تو پیٹھ دکھائیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہیں ہوگی ○

دورِ نبوت ﷺ میں اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں کے درمیان یہود کو دوست رکھنے والوں کی اتنی جرأت وہمت تھی کہ وہ رسول للہ ﷺ کی پارٹی میں شامل ہونے کے باوجود، اپنی ہی پارٹی [یعنی مسلمانوں] کے خلاف اُن کی دورانِ جنگ اخلاقی، جانی و مالی مدد کا اعلان کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ نِرے جھوٹے ہیں۔ اللہ کی اس گواہی کے باوجود اِن کو کافر نہیں کہا گیا،

مسلم گروہ سے خارج کرنے کا اعلان نہیں کیا گیا، یہ مسجدِ نبوی میں آتے رہے،اِن کی نمازِ جنازہ پڑھی جاتی رہیں، اِن کے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں انصار و مہاجرین کے پہلو بہ پہلو دفن ہوتے رہے۔ حد یہ ہے کہ چار مہینے قبل تو یہ رسول اللہ کو چھوڑ کر تین سو کی تعداد میں مسلمانوں کے لشکر سے علیحدہ ہو کر بھاگ آئے تھے۔اِن کا کوئی کورٹ مارشل نہیں ہوا،اِن کو کوئی سزا نہیں دی گئی۔

اللہ رب العالمین کے کلام اور رسول اللہ کے طرزِ عمل سے یہ بالکل وضح ہو گیا کہ منافقین کی ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے مقابلے میں یہود و نصاریٰ سے زیادہ ہم دردی رکھتے ہیں، کلام مجید کے الفاظ دیکھیے: الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ یہاں یہود کو دوست سے بڑھ کر منافقوں کے اخوان (بھائی) کہا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اِن منافقین کے ساتھ روّیے سے اور اللہ تعالی کے کلام میں اِن کو ہم دردی سے نصیحت سے معلوم ہوا کہ منافقین کو کاٹ کر نہیں پھینکا جا سکتا،اِن کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ ہر دم یہ کوشش کی جاتی ہے کہ یہ پلٹ آئیں اور منہ سے جس ایمان کا اظہار کرتے ہیں وہ اِن کے دلوں میں اُتر جائے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ
لِاِخۡوَانِهِمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ
الۡكِتٰبِ لَئِنۡ اُخۡرِجۡتُمۡ لَنَخۡرُجَنَّ
مَعَكُمۡ وَلَا نُطِيۡعُ فِيۡكُمۡ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ
اِنۡ قُوۡتِلۡتُمۡ لَنَنۡصُرَنَّكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ
يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنۡ
اُخۡرِجُوۡا لَا يَخۡرُجُوۡنَ مَعَهُمۡ ۚ وَلَئِنۡ
قُوۡتِلُوۡا لَا يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ ۚ وَ لَئِنۡ
نَّصَرُوۡهُمۡ لَيُوَلُّنَّ الۡاَدۡبَارَ ۟ ثُمَّ لَا
يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ رَهۡبَةً فِىۡ
صُدُوۡرِهِمۡ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ
لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ جَمِيۡعًا
اِلَّا فِىۡ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوۡ مِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ
بَاۡسُهُمۡ بَيۡنَهُمۡ شَدِيۡدٌ ؕ تَحۡسَبُهُمۡ
جَمِيۡعًا وَّ قُلُوۡبُهُمۡ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ
قَوۡمٌ لَّا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِهِمۡ قَرِيۡبًا ذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ ۚ
وَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ
الشَّيۡطٰنِ اِذۡ قَالَ لِلۡاِنۡسَانِ اكۡفُرۡ ۚ فَلَمَّا
كَفَرَ قَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ
اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ
عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيۡنِ فِيۡهَا ؕ
وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۷﴾ ۲۶

کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے کھلی منافقت کی ہوئی ہے؟ یہ اہل کتاب میں سے اپنے بھائیوں سے جنھوں نے کفر کیا ہے کہتے ہیں کہ، اگر تمھیں نکالا گیا تو ہم بھی ضرور بالضرور تمھارے ساتھ نکل جائیں گے، تمھارے معاملہ میں ہم کسی کی بھی بات نہیں مانیں گے،اور تم سے قتال کیا گیا تو ہم تمھاری ضرور مدد کریں گے۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ نِرے جھوٹے ہیں ○ اگر یہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے، اور اُن سے قتال کیا گیا تو یہ اُن کی ہرگز مدد نہ کریں گے اور اگر یہ ان کی مدد کریں گے بھی تو پیٹھ دکھائیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہیں ہوگی ○ ان کے دلوں میں تمھاری ہیبت اللہ کے ڈر و خوف سے زیادہ ہے، ایسا اِس لیے کہ یہ لوگ بالکل نہیں سمجھتے ○ یہ سب مل کر بھی کھلے میدان میں تم سے قتال نہ کریں گے بلکہ قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے سے لڑیں گے۔ ان کے درمیان شدید دشمنی ہے۔ تم انھیں متحد سمجھتے ہو جب کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ حال اس لیے ہے کہ یہ عقل سے خالی ہیں ○ یہ انھی کی مانند ہیں جو کچھ ہی قبل اپنے کیے کا وبال بھگت چکے ہیں۔ اور اُن کے لیے ایک المناک عذاب ہے ○ ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ جو انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر، جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے [تیرے کفر سے] بری الزمہ ہوں، میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں ○ آخرِ کار دونوں کا انجام یہ ہونا ہے کہ دوزخ میں جا گریں اور وہاں ہمیشہ رہنے والے بن کر رہیں، ایسے ظالموں کی یہی جزا ہے ○ ۲۶

کیاتم نے اپنے درمیان کلمہ گو ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ، اُس کے رسول اور اسلامی ریاست کی سالمیت کے مقابلے میں کھلی منافقت کی ہوئی ہے؟ یہ اہل کتاب میں سے اپنے ہم مشرب بھائیوں سے جنھوں نے کفر کیا ہے کہتے ہیں کہ محمدؐ کے مدینے سے نکل جانے کے الٹی میٹم کے آگے ذرا نہ جھکو، اگر تمھیں نکالا گیا تو ہم مشکل گھڑی میں تنہا نہ چھوڑیں گے اور ہم بھی ضرور بالضرور تمھارے ساتھ مدینے سے نکل جائیں گے، مانا کہ ہم مسلمان ہیں لیکن تمھارے معاملہ میں ہم محمدؐ سمیت کسی کی بھی بات نہیں مانیں گے، اور تم سے اِن غیر ملکیوں اور اِن پر فدا ہمارے نادان یثربیوں نے قتال کیا تو ہم تمھاری ضرور بھرپور مدد کریں گے۔ مگر اے ایمان لانے والو سنو، اِن منافقوں کی گیدڑ بھبکیوں میں نہ آنا، اللہ برملا گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق لوگ نِرے جھوٹے ہیں۔ اگر یہ کم نصیب بنو نضیر مدینے سے نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے، اور اُن سے قتال کیا گیا تو یہ اُن کی ہرگز مدد نہ کریں گے، اور بالفرض اگر یہ ان کی مدد کریں گے بھی تو پیٹھ دکھائیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہیں ہو گی۔ ان کے دلوں میں تمھاری ہیبت اللہ کے ڈر و خوف سے زیادہ ہے، ایسا اِس لیے کہ یہ لوگ بالکل نہیں سمجھتے۔

یہ سب مل کر بھی کھلے میدان میں تم سے قتال نہ کریں گے بلکہ قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے سے چھپ کر لڑیں گے۔ ان کے درمیان شدید دشمنی اور اختلافات ہیں۔ تم انھیں متحد سمجھتے ہو جب کہ ان کے دل آپس میں ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ حال اس لیے ہے کہ یہ عقل سے خالی ہیں، یہ منافقین جن بنو نضیر کو اپنی مدد کا یقین دلا رہے ہیں وہ انھی بنو قینقاع کے یہود اور کفارِ قریش کی مانند ہیں جو کچھ ہی مدت قبل مسلمانوں کے ہاتھوں اپنے کیے کا وبال بھگت چکے ہیں۔ اور آگے اُن کے لیے ایک المناک عذاب تیار ہے۔ ان منافقین کی مثال شیطان کی سی ہے کہ جو انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر، اسی طرح یہ منافقین بنو نضیر سے کہہ رہے ہیں کہ لڑنے مرنے کے لیے ڈٹ جاؤ ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ شیطان کے بہکاوے میں جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے [تیرے کفر سے] بری الزمہ ہوں، میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ یہ منافقین بھی بنو نضیر کو شہ دے کر ہٹ جائیں گے کبھی مسلمانوں کے مقابلے میں اِن کی مدد کو نہ آئیں گے۔ شیطان اور انسان کے معاملے میں انجامِ کار دونوں کا انجام یہ ہونا ہے کہ دوزخ میں جا گریں اور وہاں ہمیشہ رہنے والے بن کر رہیں، اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ایسے ظالموں کی یہی جزا ہے ۲۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ
اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾
لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ
﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ۳۶

اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو۔ اور چاہیے کہ ہر انسان یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا تیاری کی ہے اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمھارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو ○ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کو بھلا بیٹھے تو اللہ نے انھیں خود اپنی جان سے غافل کر دیا۔ یہی لوگ اصلی بدکار ہیں ○ مستحقِ دوزخ ٹھہرنے والے اور مستحقِ جنت ہرگز یکساں نہیں ہو سکتے۔ جنت والے ہی در حقیقت کامیاب ہیں ○ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتارتے، تو تم دیکھتے کہ وہ خشیتِ الٰہی سے دبا جاتا اور پاش پاش ہو جاتا! یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اِس لیے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ فکر کریں ○

وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی دوسرا الٰہ نہیں، کھلے اور چھپے کا جاننے والا، انتہائی مہربان، سدا رحم کرنے والا ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، یکسر پاک، سراپا سلامتی، امن دہندہ، نگران و نگہبان، زبردست، جبّار، بلند و بالا، پاک ہے اللہ جو بھی شرک یہ کرتے ہیں ○ وہی ہے اللہ ہر تخلیق کا ڈیزائن تیار کرنے والا، نافذ کرنے والا، صورت گری کرنے والا ہے اُسی کے لیے نہایت اچھے نام ہیں، آسمانوں اور زمین میں ہر چیز اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ○ ۳۶

اے ایمان والو، اللہ کی پکڑ سے ڈرو اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ اور چاہیے کہ ہر انسان یہ دیکھے کہ اس نے کل یعنی مرے پیچھے دوبارہ اُٹھائے جانے پر حسابِ زندگی دینے کے لیے کیا تیاری کی ہے اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمھارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کی ہدایات اور اُس کی بندگی کو بھلا بیٹھے تو اللہ نے انھیں خود اپنی جان کو آتشِ دوزخ سے بچاؤ کی فکر سے غافل کر دیا۔ یہی لوگ اصلی بدکار ہیں۔ ساری زندگی کی کارکردگی کے نتیجے میں مستحقِ دوزخ ٹھہرنے والے اور مستحقِ جنت ہرگز یکساں نہیں ہو سکتے۔ جنت میں جانے والے ہی درحقیقت کامیاب ہیں۔ یہ منافقین کیسے سخت دل ہیں کہ یہ قرآن سن کر بھی نہیں نرم پڑتے، اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتارتے، تو تم دیکھتے کہ وہ خشیت الٰہی سے دبا جاتا اور پاش پاش ہو جاتا! یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ زندگی میں اپنے روّیے اور اپنی کارکردگی کے احتساب کی فکر کریں۔

وہی لائق عبادت و فرماں برداری، ایک اکیلا اللہ ہے، جس کے سوا کوئی دوسرا الٰہ نہیں، کائنات کے تمام کھلے اور چھپے امور کا سینوں میں اُٹھنے والے خیالات کا اور انسانی گروہوں کے رازوں سے لے کر موسموں، سیّاروں اور حیوانات و جمادات و نباتات سب کے تمام ماضی، حال و مستقبل کے رموز کا جاننے والا، انتہائی مہربان، سدا رحم کرنے والا، ایک اکیلا، یکتا و تنہا اللہ۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، اِس عیب سے کہ اُس کی ذات و صفات و حقوق میں کوئی دوسرا شریک [پارٹنر] ہو، یکسر پاک ہے، سرآپا سلامتی، امن دہندہ، نگران و نگہبان، زبردست، حکیم جبّار، بلند و بالا، پاک ہے اللہ ان تہمتوں اور شریکوں سے جو بھی گم راہ شرک کرتے ہوئے اُس پر تھوپتے ہیں۔ وہی ہے اللہ ہر تخلیق اور کام کا ڈیزائن اور نقشہ کار تیار کرنے والا، پھر اُس کو نافذ کرنے والا، پھر اپنی تخلیق کی اپنی مرضی سے صورت گری کرنے والا، کائنات کے سارے امور کو انجام دینے کے لیے انتہائی زبردست اور دانائی میں کامل حکیم ہے۔ اُسی کے لیے یہ اور بے شمار نہایت اچھے نام ہیں، آسمانوں اور زمین میں موجود خواہ کوئی چیز ہو بہ زبانِ حال و قال اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ ۳۶

حنظلہ منافق ہو گیا!

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رفقاء رضی اللہ عنہم نفاق سے کس طرح ڈرتے اور بچتے تھے

وعن حنظلة بن الربيع الأسيدي قال: لقيني أبو بكر فقال: كيف أنت يا حنظلة قلت: نافق حنظلة قال: سبحان الله ما تقول قلت: نكون عند رسول الله صلى الله عليه و سلم يذكرنا بالنار والجنة كأنا رأى عين فإذا خرجنا من عند رسول الله صلى الله عليه و سلم عافسنا الأزواج والأولاد والضيعات نسينا كثيرا قال أبو بكر: فوالله إنا لنلقى مثل هذا فانطلقت أنا وأبو بكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه و سلم فقلت: نافق حنظلة يا رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: "وما ذاك" قلت: يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة كأنا رأى عين فإذا خرجنا من عندك عافسنا الأزواج والأولاد والضيعات نسينا كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم "الذي نفسي بيده لو تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة" ثلاث مرات مسلم

حنظلہ بن ربیع اسیدیؓ کہتے ہیں کہ میری ابو بکرؓ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا حنظلہ! تم کیسے ہو! میں نے کہا کہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ابو بکر نے کہا کہ سبحان اللہ، حنظلہ یہ تم نے کیا کہا! میں نے کہا ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مجلس میں ہوتے ہیں اور آپ جنت و جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا ہم جنت اور جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں مگر جب ہم رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صحبت سے جدا ہوتے ہیں اور اپنی بیویوں، اپنی اولادوں، اپنی زمینوں اور اپنے باغات میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر بھول جاتے ہیں ابو بکرؓ نے کہا کہ اب جب کہ تم نے اپنی یہ حالت بیان کی ہے تو سنو کہ واللہ، میں بھی اسی حالت کو پہنچا ہوا ہوں۔ پس میں اور ابو بکر دونوں چلے یہاں تک کہ ہم رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس پہنچ گئے۔ میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو گیا! رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہا کہ تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ میں نے کہا کہ: ہم آپ کی مجلس میں ہوتے ہیں اور آپ جنت و جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا ہم جنت اور جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر جب ہم آپ کی صحبت سے جدا ہوتے ہیں اور اپنی بیویوں، اپنی اولادوں، اپنی زمینوں اور اپنے باغات میں مشغول ہوتے ہیں تو سب بھول جاتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم پر ہمیشہ وہی کیفیت رہے جو میری مجلس اور میری نصیحتوں کے دوران تم پر ہوتی ہے تو پھر فرشتے تم سے تمہارے فرش پر اور تمہارے راستوں میں مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ، یہ ایک وقت ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرا وقت ہوتا ہے! اور یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ [رواہ مسلم]